(سرکاری رپورٹ) نواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	آغاز کارروائی۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	۱
۲-	وقفہ سوالات۔	۲
	(ا) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات۔	
	(ii) مورخہ ۱۲ جون ۱۹۸۷ء کے اجلاس میں دریافت کئے جانے والے نشان زدہ سوال نمبر ۵۲۵ کا جواب۔	۵۰
۳-	ضمنی مطالبات زر بابت سال ۱۹۸۶-۸۷ء اور سالانہ مطالبات زر ۱۹۸۷-۸۶ء سے منظور شدہ مصدقہ گوشواروں کا ایوان میں پیش کیا جانا۔	۵۸
۴-	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی	۵۹
	کوئٹہ حصول اراضی (رہائشی و ترقیاتی اسکیمات) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء نمبر ۳ (معطل رکھا گیا)	

جلد نہم

شمارہ نہم

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا

نواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز دوشنبہ مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۸۷ء
بوقت دس بجے صبح زیر صدارت ملک محمد سرور خان کاکڑ
اسپیکر، صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

قاری سید حماد کاظمی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ہ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ہ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ہ (سورۃ الاحزاب آخری رکوع)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات کرو بالکل سیدھی اور سچی اور بے لاگ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا۔ اور تمہاری کوتاہیوں کو معاف کر دیگا اور جو کوئی بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ یقیناً وہ کامیابی کو پہنچے گا۔ بیشک ہم نے یہ امانت (یعنی ذمہ داریوں کا بوجھ) آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا سو ان سب نے انکار کیا کہ وہ امانت (یعنی ذمہ داریوں) کا بوجھ اٹھائیں۔ اور وہ ڈر گئے۔ اور اسے انسان نے اپنے ذمہ لے لیا۔ بیشک انسان (یعنی عملی زندگی میں بڑا ناحق شناس اور اپنی اعتقادی زندگی میں بڑا کوتاہ اندیش ہے۔ (وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:۔ اب وقفہ سوالات ہے ۔ پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے

٭۴۴۹۔ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا سبی کے سالانہ میلہ کیلئے کوئی فنڈ مہیا کیا جاتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو فنڈ کس مد سے خرچ کیا تا ہے نیز سبی میلہ میں سالانہ خرچہ کی تفصیل بھی دی جائے ۔

میر عبدالغفور بلوچ ۔ پارلیمانی سکریٹری محکمہ بلدیات:۔

(الف) جہاں تک سوال نمبر ۴۴۹ جز و الف کا تعلق ہے ۔ اس سلسلے میں گذارش ہے کہ سالانہ سبی میلہ کیلئے محکمہ مالیات حکومت بلوچستان فنڈز مہیا کرتا ہے سال ۱۹۸۷ء کیلئے حسب سابق حکومت بلوچستان محکمہ مالیات نے سالانہ بجٹ ۱۹۸۶/۸۷ء میں غیر ترقیاتی گرانٹ کے مد میں دس لاکھ روپے کی منظوری دی اور بعد میں انتظامیہ سبی کے درخواست پر محکمہ مالیات حکومت بلوچستان نے مزید چھ لاکھ روپے کی رقم منظور کی جو سبی انتظامیہ کے حوالے کی گئی ۔ اسطرح سولہ لاکھ روپے کی رقم سبی کیلئے منظور کی گئی ۔ علاوہ ازیں مزید ایک لاکھ روپے صحبت سرائے سبی کے مرمت کے لئے محکمہ مالیات نے منظور کی ہے یہ رقم سبی میلہ کے مختلف انتظامات پر خرچ کیجاتی ہے ۔

(ب) سبی میلہ ۱۹۸۷ء میں ڈپٹی کمشنر سبی کی جانب سے دی گئی خرچ کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

۱۔ مرمت ودرستگی سٹیڈیم، نمائش گراؤنڈ آڈیٹوریم، صحبت سرائے، سبی میوزیم وتعمیر سٹیج برائے کنونشن کونسلرز صاحبان بمقام گورنر ہاؤس ۔ ۳,۲۰,۵۰۰/-

۲۔ ثقافتی شو/قوالی،	۳,۹۷,۵۰۰/-	
۳۔ ایوا شو	۱۲,۰۰۰/۰۰	
۴۔ معمول تقریبات	۱,۰۰,۰۰۰/۰۰	
۵۔ سپورٹس/گورنر گولڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ	۱,۳۰,۰۵۰/۰۰	
۶۔ پٹرول و ڈیزل وغیرہ	۳۰,۵۵۷/۰۰	
۷۔ انتظامات برائے خوراک وغیرہ	۸۱,۸۴۵/۰۰	
۸۔ لاؤڈ سپیکر کی فراہمی	۱۹,۸۰۰/۰۰	
۹۔ فراہمی بجلی	۷۹,۷۰۱/۵۰	
۱۰۔ کرایہ شامیانے وخیمہ جات وغیرہ	۲,۰۶,۳۱۲/۰۰	
۱۱۔ سرکاری مہمانوں کے قیام کیلئے حاصل کردہ بنگلہ جات کی درستگی، مرمت، سجاوٹ	۲,۳۷,۷۶۸/۰۰	
۱۲۔ پرنٹنگ/اشاعت وخرید سٹیشنری وغیرہ	۳۸,۳۸۰/۲۸	
۱۳۔ سائر اخراجات	۹۰,۳۳۷/۶۰	
۱۴۔ رہائش وغیرہ	۱۷,۲۸۰/۰۰	
۱۵۔ فراہمی ٹرانسپورٹ	۷,۹۰۰/۰۰	
۱۶۔ ٹیلیفون اخراجات	۱۹,۰۶۷/۰۰	
۱۷۔ چلڈرن اکیڈیمی	۶۵,۱۶۸/۰۰	(اضافی رقم پچھلے سال کے بچت سے خرچ کی گئی ہے)

میزان۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ (ضمنی سوال) جناب والا! اس جواب میں تو صرف لوکل گورنمنٹ کے اخراجات بتائے گئے ہیں مجھے باقی محکموں کے بھی بتلائے جاتے ۔ میں تو تمام محکموں کا پوچھ رہا ہوں ۔؟

آغا عبدالظاہر : جناب اسپیکر! آپ نوشیروانی صاحب کو کہیں کہ وہ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہ کریں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : مجھے سب محکموں کے اخراجات کی تفصیل بتائیں

پارلیمانی سیکریٹری بلدیات : جناب اسپیکر! آپ نے جو سوال کیا تھا سبی میلے پر کتنا خرچہ ہوتا ہے اس کا جواب تو دے دیا گیا ہے ۔ اگر وہ مزید تفصیلات چاہتے تو نیا سوال کریں تو انکا جواب دے دیا جائے گا ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر! مجھے تمام محکموں کے متعلق معلومات چاہئیں ۔

پارلیمانی سیکریٹری ۔ بلدیات : اگر تمام محکموں کے متعلق جواب چاہتے ہیں تو آپ نیا سوال پیش کریں ۔ میں آپکو بتا دوں گا ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : کب تک بتا دیا جائے گا ۔؟

مسٹر اسپیکر: آپ نیا سوال کریں تو آپ کو بتا دیا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! میں اسکی وضاحت کر دوں اگر اجازت ہو تو میں اسکے متعلق کچھ بتا دوں۔ میلہ پر تو بہت زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ اس میلہ میں کافی لوگ جاتے ہیں ہمارے صاحب بھی جاتے ہیں۔ پارلیمانی سیکریٹری بھی جاتے ہیں۔ ان کی گاڑیوں کا خرچہ ہوتا ہے تمام محکمے اپنا نمائش کا سامان لے جاتے ہیں۔ ان معلومات کو اکھٹا کرنے پر وقت تو لگتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: وہاں تو بہت سے محکمے جاتے ہیں صرف آپکے پارلیمانی سیکریٹری تو نہیں جاتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر: اگر آپ نیا سوال کریں گے تو سب محکموں کے متعلق بتا دیا جائے گا۔

میر ناصر علی بلوچ: (ضمنی سوال) جناب والا! جواب کے جزو (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ثقافتی شو اور قوالی، خرچ تین لاکھ ستانوے ہزار پانچ سو روپے ہے۔ اتنا زیادہ خرچ صرف قوالی پر ہو جاتا ہے۔؟

پارلیمانی سیکریٹری (بلدیات): جی ہاں اتنا خرچ ہو جاتا ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ثقافتی شو کے لئے کافی پیسے درکار ہوتے ہیں چاروں صوبوں سے فنکار منگوائے

جاتے ہیں انکی رہائش وغیرہ کے اخراجات ہوتے ہیں۔ ان کا معاوضہ بھی زیادہ ہوتا ہے اس کے لیئے ٹرانسپورٹ کے اخراجات خرچ ہوتے ہیں۔ آپ سب لوگوں کو اسکی تفصیل معلوم ہے۔ آپ سبی میلے پر گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہاں کتنے اخراجات ہوتے ہیں یہ میلہ سبی میں ہفتہ دس دن چلتا رہتا ہے کافی خرچ ہو جاتا ہے۔

میر ناصر علی بلوچ: جناب والا! صرف ایک ہفتہ میں ثقافتی شو پر ایک لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں یہ تو بہت زیادہ ہیں اور قوالی تو صرف ایک رات کو ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکریٹری، بلدیات: جناب والا! چار لاکھ کوئی زیادہ رقم نہیں ہے۔ وہاں پر بہت زیادہ آرٹسٹ آتے ہیں زیادہ آرٹسٹ دوسرے صوبوں سے دور دراز سے آتے ہیں۔ جیسا کہ میں کہہ دیتا ہوں کہ ان کا معاوضہ ہوتا ہے جس پر بہت زیادہ اخراجات ہو جاتے ہیں۔

میر ناصر علی بلوچ: جناب اسپیکر! قوالی تو صرف ایک رات ہوتی ہے

کافی فن کار یہاں آتے ہیں۔ معین اختر آتا ہے دیگر مشہور فن کار آتے ہیں جن کا معاوضہ زیادہ ہوتا ہے۔ اسلیئے اتنے اخراجات تو جاتے ہیں۔

میر عبدالنبی جمالی وزیر مال: جناب والا! یہ بہت مشہور میلہ ہے۔ اس میں ثقافتی شو وغیر عوام کے لیئے ہوتا ہے۔ اس پر ٹکٹ نہیں ہوتی ہے کہ اس سے کچھ آمدنی بھی ہو۔ یہ شو تو صرف پبلک کے محظوظ کرنے کیلیئے ہوتے ہیں اس میں

اس میں فائدے اور اخراجات اور آمدنی کو نہیں سوچا جاتا ہے ۔ مہنگائی کی وجہ سے اخراجات تو ہوتے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

۴۵۱۰٭ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔
صوبہ بلوچستان کن کن اضلاع میں سات مرلہ اسکیم شروع کی گئی ہے اور کن اضلاع میں یہ اسکیم شروع کرنا باقی ہے ۔ نیز یہ اسکیم کب تک مکمل ہونا متوقع ہے تفصیل دی جائے ۔

وزیر بلدیات ۔

سات مرلہ اسکیم پر ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت پورے صوبے میں عمل درآمد کیا جائیگا حکومت کے فیصلہ کے مطابق ہر ڈسٹرکٹ میں ۵۰۰ پلاٹ تیار کئے جائینگے جبکہ کوئٹہ میں ۱۵۰۰ ہزار پلاٹ تیار کئے جائیں گے رواں مالی سال میں کوئٹہ اور سبی میں سات مرلہ اسکیم پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے ۔ صوبہ کے باقی اضلاع میں کام ایک مرلہ وار پروگرام کے تحت کیا جا رہا ہے ۔ اور یہ ۱۹۸۹/۹۰ء تک مکمل ہو جائیگا ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : (ضمنی سوال) جناب والا! میں اپنے ساتھی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سات مرلہ اسکیم کن کن اضلاع میں شروع کیگئی ہے ۔؟

پارلیمانی سیکریٹری (بلدیات): اسکے لیئے سروے کیا جا رہا ہے اس کی تفصیل بعد میں آپ کو دے دی جائے گی۔

مسٹر اسپیکر: آپکو تو پتہ ہے کہ پہلا مرحلہ کوئیٹہ اور سبی سے شروع کیا جائے گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب والا! ہر سوال کے جواب میں کہتے ہیں کہ بعد میں بتا دیا جائے گا۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ جواب دینے کیلئے تیار ہو کر آیا کریں۔ اور ہمیں اسکے متعلق پوری معلومات فراہم کیا کریں۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ سات مرلہ اسکیم میں کن اضلاع کو شامل کیا جا رہا ہے۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ اس اسکیم میں پہلے پسماندہ اضلاع کو لیا جائے۔ تاکہ وہاں پر ترقی ہو۔

پارلیمانی سیکریٹری (بلدیات): اس کے لیئے تو پروگرام وضع کر لیا گیا ہے پہلے سات مرلہ اسکیم کوئٹہ سے شروع ہوگی پھر سبی میں اس اسکیم کو شروع کیا جائے گا باقی ہر اضلاع کے لئے مرحلہ وار پروگرام بنایا جا رہا ہے جونہی سروے مکمل ہو آپ کو بتا دیا جائے گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب والا! ابھی تو کوئٹہ میں بھی یہ پروگرام شروع نہیں کیا گیا ہے کوئٹہ کے کس ایم پی اے کو اس کا پتہ نہیں ہے۔ یہ صرف کاغذی کاروائی تک محدود ہے۔

پارلیمانی سیکریٹری (بلدیات) : آپ نے تو دیکھ لیا ہے کہ سبی میں سات مرلہ اسکیم شروع ہو گئی ہے۔ سبی میلہ کے موقعہ پر آپ نے دیکھا تھا لوگوں کو پلاٹ دے گئے تھے۔ یہاں کوئٹہ میں بھی کام ہو رہا ہے اگلے سال پلاٹ دیئے جائیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : (ضمنی سوال) جناب والا! کوئٹہ میں کس جگہ پر ہے ہمیں بتایا جائے تاکہ ہم وہاں جا کر دیکھیں۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں اس کے متعلق کچھ معلومات فراہم کر دوں۔ سات مرلہ اسکیم میں بہت باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ سب سے بڑی بات زمین کا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کوئٹہ میں زمین حاصل کرنا بہت مشکل ہے یہاں پر زمینیں کافی مہنگی ہیں یہ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے سرکاری زمین حاصل کیا جائے۔ اور اس اسکیم کے لیئے سرکاری زمین حاصل کیا راہی ہے۔ اگر کہیں سرکاری زمین مہیا نہیں ہوتی۔ تو پرائیوٹ زمین کو خریدا جائے گا۔ لیکن میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں اس اسکیم پر ہر ضلع میں کام ہوگا۔ اور ہمارے معزز ممبر کا ضلع بھی محروم نہیں رہے گا وہاں بھی سات مرلہ اسکیم شروع کیجائیگی۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ : جناب والا! لوگوں کو کافی شکایت ہے کہ ان سے زمینیں حاصل کر لی جاتی ہے۔ ان کو مارکیٹ ریٹ سے کم معاوضہ ان کو دیا جاتا ہے ہم عوامی دور کے لوگ ہیں عوام ہمارے پاس آجاتے ہیں اس سے عوام کو تکلیف ہوتی ہے میں اسپیکر صاحب

کے توسط سے یہ عرض کروں گا۔ کہ جس ضلع میں بھی زمین حاصل کی جائے چاہئیے وہ قلات ہو خاران ہو بیلا ہو وہاں کے لوگوں سے جب زمین حاصل کیجائے توان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

وزیراعلیٰ۔ جناب اسپیکر! اس سلسلہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے معزز رکن کو معلوم ہوگا کہ اس سے پہلے لینڈ ایکویزیشن بل پاس ہو چکا ہے اسکی منظوری دیگئی ہے ہماری کوشش ہوگی کہ جیسا کہ بل کا تقاضہ ہے کہ مارکیٹ ویلیو اور قانون کے مطابق ہم دیں گے۔ لیکن چونکہ عوامی خدمت کا تقاضہ ہے جو لوگ زمینوں کے مالکان ہیں ہیں اُن سے گذارش کرونگا کہ عوام کی مراعات کیلئے ہم جو کچھ کرینگے اس سے علاقے کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال۔

* ۴۵۲۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۸۵ ۱۹ء سے ۸۷ ۱۹ء تک بلوچستان کے کن کن اضلاع میں تفریح گاہیں بنائی گئی ہیں اور ان پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر بلدیات۔

مندرجہ ذیل مقامات پر مقامی کونسلوں نے تفریح گاہیں تعمیر کی ہیں۔

۱ کوئٹہ سترہ لاکھ روپے

۲ سبی	پانچ لاکھ روپے ر
۳ خضدار	دو لاکھ روپے ر
۴ زیارت	تین لاکھ روپے ر

اس موقع پر ڈپٹی اسپیکر آغا عبدالظاہر صاحب تشریف لائے اور اجلاس کی صدارت فرمائی۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال

***۴۵۳۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔**

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوچہ عبدالخالق ہٹ میں ایک گلی کو جو کہ گذشتہ ۲۵ سالوں سے بطور شارع عام استعمال ہو رہی تھی بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس شارع عام کو بند کرنے کی وجوہات کیا ہے نیز کیا حکومت اس گلی کو دوبارہ کھولنے پر غور کرے گی۔

وزیر بلدیات۔

جی نہیں۔

(ب) جواب الف میں دیا گیا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جی نہیں کے معنی میں نہیں سمجھتا۔

پارلیمانی سیکریٹری۔ (بلدیات) جناب والا! آپ نے پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ کوچہ عبدالخالق بدہ میں ایک گلی کو جو کہ گذشتہ ۲۵ سالوں سے بطور شاہراہ عام استعمال ہو رہی تھی بند کر دیا گیا ہے" میں نے اسکا جواب دیا ہے کہ۔ جی نہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب والا! میرے خیال میں اس کا معائنہ کر کے آپ کو جواب دینا چاہیئے تھا۔

پارلیمانی سکریٹری۔ (بلدیات) جناب اسپیکر! میں نے معائنہ کیا۔ یہ صحیح ہے کہ جو کچھ وقت کیلئے اس گلی کو بند کیا گیا لیکن محلے والوں نے مشورہ کر کے اسے پھر کھول دیا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ اگر دوبارہ کھول دیا گیا ہے تو شکریہ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! میں گذارش.........

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں چونکہ پوائنٹ آف آرڈر زیادہ اہم ہے اسلیئے آپ بیٹھ جائیں۔ (تالیاں)

میر نبی بخش خان کھوسہ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! ہم اسمبلی میں رہے ہیں ہم نے دیکھا ہے اسمبلی اجلاس سے پہلے وزیر اعلیٰ اسے ملکر اور مشورہ کے بعد پارٹی کے

ممبر چپ کرکے بیٹھ جاتے تھے ۔ سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سکریٹری ایوان میں سوال کر سکتے ہیں ۔ ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میر صاحب اسمبلی رولز اور قواعد وضوابط کیمطابق آپکو وضاحت کرنا چاہئے ویسے آپ ان کو انکے چیمبر میں جاکر مشورہ دیں ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ ۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا پارلیمانی سکریٹری اسمبلی میں سوال پوچھ سکتے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ یہ ممبر کی حیثیت رکھتے ہیں سوائے اسپیکر کے یہاں ہر ممبر سوال کر سکتا ہے ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ ۔ جناب ! بالکل ممبر ہیں لیکن پارلیمانی طریق کار کیمطابق میں کہتا ہوں کہ اکثریتی پارٹی کے ارکان اسمبلی میں آنے سے پہلے وزیر اعلیٰ کے ساتھ بیٹھکر قانون کیمطابق فیصلہ کریں ویسے تو ہمیں اعتراض نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ یہ ان کا اسمبلی سے باہر کا مسئلہ ہے اگر وہ پہلے سے صلاح و مشورہ کریں تو بہتر ہے ورنہ جیسا میں نے پہلے کہا سوائے اسپیکر کے یہاں سب اسمبلی کے ممبر ہیں اور ایوان میں جو کچھ آئیگا اس کا حصہ ہوگا اور ہر ممبر کو حق حاصل ہے کہ سوال کرے یا اس سے متعلق بات کرے ۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں معزز رکن کی تسلی کیلئے وضاحت کرونگا جیساکہ انہوں نے کہا ہے ہم بلوں اور سوالات سے متعلق پہلے سے غور کرکے اس اسمبلی میں آتے ہیں۔ ہم میں کوارڈینیشن ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ جمہوری تقاضا ہے جسے پورا کیا جاتا ہے۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا پارلیمانی بورڈ موجود ہے ایسی کوئی بات نہیں جو بورڈ کے سامنے پیش نہ ہوتی ہو۔ جناب والا! اگر ایسی عام کاروائی کریں تو اسمبلی کی کاروائی جلد ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا صحت مند جمہوریت کیلئے یہ ضروری ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ ہاں! مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب آپ اپنا ضمنی سوال دریافت کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (ضمنی سوال) میرے معزز دوست نے سوال کا جواب دیا ہے کہ کوچہ عبدالخالق کو بند نہیں کیا گیا جناب والا! وہاں چھوٹے دروازے لگائے گئے ہیں اور چوکھٹ لگا دی گئی ہے اس سے لوگوں کو پریشانی ہے اور بوقت شادی و مرگ انکو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پارلیمانی سکریٹری۔ (بلدیات) جناب والا! گورنمنٹ کی طرف سے یہ گلی بالکل بند نہیں کی گئی تھی۔ معزز رکن اپنی تسلی کریں۔ محلے والوں نے باہمی مشورہ سے اسکو بند کیا تھا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا! اگر محلے والے اپنی طرف سے گلی بند کردیں تو کیا گورنمنٹ کو اسمیں کوئی اعتراض نہیں ہوتا کہ یہ غلط ہے۔؟

پارلیمانی سکریٹری (بلدیات) جناب والا! محلے دار اپنے تحفظ کیلئے جو کچھ کریں گورنمنٹ کو اسمیں کوئی روک ٹوک نہیں کرنا چاہیئے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر جیسا میں نے عرض کیا کہ چوکھٹوں کی وجہ سے گلی اور محلے کے لوگ پریشان ہیں آپکو علم ہونا چاہیئے۔

پارلیمانی سکریٹری (بلدیات)۔ جناب اسپیکر! معزز رکن پہلے جاکر اپنی تسلی کریں۔ گلی اب بند نہیں ہے۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ۔ جناب اسپیکر! جام صاحب نے ذکر کیا کہ ہم میں کوارڈینیشن ہونا چاہیئے۔ ہم اسمبلی کے آزاد ممبر ہیں اس کے علاوہ اپوزیشن کے ممبر ہیں جناب والا! ہمارے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے ہم نو دس آدمی دربدر رہتے ہیں ہمارے لیئے کمرہ نہیں ہے کہ ہم صلاح و مشورہ کریں ہم آپ کے رحم و کرم پر ہیں یہ ہمارا حق ہے کہ ہمارے لیئے کمرہ ہو ہم غسل خانے میں بیٹھکر تو صلاح و مشورہ نہیں کر سکتے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اسمبلی میں جتنی جگہ ہے آپکے سامنے ہے۔ ریفرشمنٹ روم کافی بڑا ہے آپ وہاں بیٹھ سکتے ہیں۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ۔ جناب والا! ہم آزاد ممبر ہیں آپ خود تو کرسیوں پر بیٹھے ہیں اپنے لئے کمرے لے لئے ہیں اور ہم گلی میں دربدر ہیں ہمارے لئے ایک کمرہ الاٹ کیا جائے

کیا ایسا نہیں ہو سکتا ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر یحیٰی جان آپ سوالات کے وقفہ میں ایسی بات نہیں کر سکتے۔ یہ بعد کی بات ہے۔

پرنس یحییٰ جان بلوچ۔ جام صاحب نے پوائنٹ اٹھایا تھا اسلئے میں نے بات کی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ معزز اراکین ! ایک وقت میں ایک آدمی بات کرے۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ۔ جناب والا ! ہمیں کمرہ ملنا چاہیئے۔ یہ ہمارا حق ہے۔ ہم کیفٹیریا میں کیسے بیٹھیں وہاں مشورہ کر سکتے ہیں پہلے تو وہاں جائے نہیں ملتی۔ یہ کیا انصاف کہ ایک بھائی کیڈلاک میں پھر رہا ہے جبکہ دوسرے بھائی کو گدھا بھی نصیب نہیں۔؟ جناب والا ! بارہ کروڑ روپے بلڈنگ پر خرچ کیئے گئے ہیں۔ ہمارے لئے کمرہ بنایا جائے۔

میر محمد نصیر مینگل۔ (وزیر صنعت وحرفت) جناب اسپیکر ! میرے خیال میں کمرہ کا انتظام کرنا اسمبلی سیکریٹریٹ کا کام ہے۔ اس میں چیف منسٹر یا حکومت کا عمل دخل نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ انتظام کیا جائے گا۔ ویسے جو کچھ بھی ہے آپکے سامنے ہے۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ۔ شکریہ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلا سوال دریافت کیا جائے۔

٭ ۴۴۲ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت رواں مالی سال ۸۷/۱۹۸۶ء کیلئے صوبہ بلوچستان میں کون کونسے ترقیاتی اسکیمات تیار کی گئی ہیں تفصیل دیجائے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔

شعبوں کے لحاظ سے اسکیموں کی تعداد درج ذیل ہے۔

	شعبہ	اسکیموں کی تعداد
(۱)	تعلیم	۲۹۴ = ۲۸ + ۲۶۶
(۲)	صحت	۲۰۵ = ۲۲ + ۱۸۳
(۳)	پانی	۳۴۹ = ۵۷ + ۲۹۲
(۴)	سڑکیں	۶۵ = ۲۳ + ۴۲
(۵)	دیہی ترقی	۹۰۷ = ۵ + ۹۰۲
(۶)	زراعت اور مختلف شعبے	۱۹۳

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ جناب وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے لئے صوبوں کو الگ رقم نہیں دی جاتی بلکہ متعلقہ صوبہ اپنے وسائل کے تحت سالانہ ترقیاتی پروگرام سے (جو کہ وفاقی حکومت مہیا کرتی ہے) مندرجہ بالا اسکیموں پر عملدرآمد کرتا ہے لہذا حکومت

بلوچستان اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا ۵۵٪ وزیراعظم کے پانچ نکاتی پروگرام پر صرف کر رہی ہے۔

موجودہ مالی سال ۸۷/۱۹۸۶ء میں حکومت بلوچستان نے اپنے ترقیاتی پروگرام اور ایم پی اے فنڈ سے مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل درآمد کیا ہے۔

شعبہ	سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت	ایم پی اے پروگرام تحت	خرچہ
الف تعلیم			
۱/ مسجد اسکول	۴۰۰	۵۰	۷۸ لاکھ روپے
۲/ پرائمری اسکول کی تعمیر	۴۰۰	۱۷۸	۲ کروڑ ۵۸ لاکھ
۳/ پرائمری اسکول کو مڈل کرنا	۱۵	۳۹	ایک کروڑ ۱۶ لاکھ
۴/ مڈل کا درجہ بڑھا کر ہائی کرنا	۷	۱۷	۹۴ لاکھ
۵/ پرائمری اسکول کے پختہ عمارت کی تعمیر	۱۰	۱۳	۳۴ لاکھ
۶/ اساتذہ کو روزگار مہیا کرنا			
۱/ غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت	۸۰۰ آسامیاں		
۲/ نئی روشنی سکول کے تحت	۱۲۲۰ "		
(ب) صحت			
۱/ بنیادی مراکز کا قیام	۷	۴۷	ایک کروڑ ۸۰ لاکھ
۲/ رورل ہیلتھ سنٹر	۵	۳	ایک کروڑ ایک لاکھ
۳/ موجودہ ہسپتالوں رورل ہیلتھ سنٹروں اور مراکز صحت میں بستروں کا اضافہ	۵۰	۶۰	۵۵ لاکھ روپے

۴۔ ڈاکٹروں کیلئے رہائشی کوارٹروں کی تعمیر	۷	۳	۶۰ لاکھ روپے

(ج) پانی

۱۔ واٹر سپلائی اسکیم	۱۲	۳۶	۷ کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ
۲۔ ٹیوب ویلوں کی تنصیب جن میں سے زیادہ تر بعد میں آبنوشی و آب پاشی کیلئے استعمال کئے جائیں گے۔		۱۸۶	۵ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ

(د) سڑکیں

دیہی سڑکوں کی تعمیر	۱۹ کلومیٹر	۲۰۱ کلومیٹر	۲ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے

(ر) **بجلی** وفاقی حکومت کے خرچ سے ۲۱۵ دیہاتوں کو جہاں گریڈ لائن موجود ہے رواں مالی سال میں بجلی فراہم کی جائے گی۔

(س) **سات مرلہ اسکیم۔** وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت بلوچستان کے ۱۹ اضلاع میں ۵۰۰۰ پانچ ہزار فی ضلع کے حساب سے اور کوئٹہ میں ۱۵ ہزار پلاٹ حاصل کرنے اور مستحقین میں کرنے کا پروگرام ہے۔ اس سلسلہ میں رواں مالی سال کے دوران ضلع سبی میں اس اسکیم کا باضابطہ افتتاح کیا گیا انشاء اللہ دسمبر ۱۹۸۷ میں ضلع سبی میں ۵۰۰۰ پانچ ہزار پلاٹ بے گھر افراد میں تقسیم کیئے جائیں گے یہ کام محکمہ دیہی ترقی کے ذمہ ہے اس مد میں وفاقی حکومت کچھ رقم مہیا کرتی ہے۔

(ج) کچی آبادی کے مکینوں کو بنیادی سہولیات زندگی کی فراہمی

محکمہ دیہی ترقی حکومت بلوچستان نے صوبے میں ۲۱۰ کچی آبادیوں کی نشان دہی کی ہے سال رواں کے دوران کوئٹہ میں (۱۴) چودہ اور ضلع سبی میں ۶ چھ کچی آبادیوں پر عمل درآمد کیا جارہا

ہے اس مد میں ابتک ۱۰ لاکھ روپے صرف کئے جا چکے ہیں مزید (سروے) جائزے کا کام نیسپاک کے سپرد کیا گیا ہے (جو لائی نیسپاک اپنا سروے) جائزہ مکمل کر کے رپورٹ حکومت بلوچستان کو پیش کریگی اس پروگرام پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

(ش) ڈاکٹروں کو روزگار مہیا کرنا۔ رواں مالی سال کے دوران ۲۰۰ دوسو سے زائد ڈاکٹروں کو روزگار مہیا کیا گیا ہے ۔اسوقت صوبے میں کوئی ڈاکٹر بے روزگار نہیں ہے

(ص) انجنیئروں کو روزگار مہیا کرنا۔ حکومت بلوچستان نے اپنے محدود وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے رواں مالی سال میں ۴۴ بے روزگار انجنیئروں کو روزگار مہیا کیا گیا ہے اس سلسلے میں حکومت بلوچستان نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کا الگ محکمہ کھولنے کا اعلان کیا ہے جس سے کافی حد تک انجنیئروں کی بیروزگاری کا مسئلہ حل ہوگا۔

علاوہ ازیں حکومت پاکستان کے مخصوص فنڈز سے بے روزگار انجنیئروں کو آسان شرائط پر قرضہ حاصل کرنیکی سہولت بھی موجود ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ ان کچی آبادیوں کیلئے کن کن اضلاع کو منتخب کیا اور ان ۲۱۰ میں شامل کیا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اسکالائنس ڈیپارٹمنٹ تو لوکل گورنمنٹ ہے اور اسکی صحیح تفصیل تو وہی ہے ڈیپارٹمنٹ دے سکتا

ہے رجہاں تک منصوبہ بندی کا تعلق ہے وہ میرا محکمہ کا کام ہے ۔ میں معزز ممبر سے یہ درخواست کرونگا کہ یہ سوال آپ لوکل گورنمنٹ سے کریں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا! اگر میں لوکل گورنمنٹ سے سوال کروں تو پھر آپ مجھے اس سوال کا کیوں جواب دے رہے ہیں ۔؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگر انہوں نے جواب دے دیا تو کوئی غلطی نہیں کی ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا! جب ایک منسٹر کو اس بارے میں علم ہی نہیں ہے تو پھر جواب دینے کا کیا فائدہ ہے ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- چونکہ اس سوال کا جواب لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے اور وہ موجود نہیں ہیں ۔ اس وجہ سے وہ جواب دے رہے ہیں ۔ ویسے یہ کام لوکل گورنمنٹ کا تھا ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ :- (ضمنی سوال) جناب والا! کچی آبادیوں کے سلسلہ میں سروے ابھی جاری ہے اور یہاں بتایا گیا ہے کہ اس پر ابھی دس لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ یہ رقم کہاں خرچ کی گئی ہے؟ کیا ابھی صرف سروے کیا گیا ہے؟ یا یہ کاغذی کاروائی ہے ۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب والا! اس کچی آبادیوں کے پروجیکٹ کی منظوری کے وقت کچھ فنڈز ابتدا میں لوکل گورنمنٹ کے پاس رکھا تھا تاکہ وہ اس پر وہ ابتدائی کام کریں جنہے

بڑے پراجیکٹ کیلئے دس لاکھ کی رقم کوئی اتنی بڑی رقم نہیں ہوتی ہے۔ اس کیلئے کچھ رقم تو ہمیں نہیں دینا تھی۔ اور پروجیکٹ کو پاس کرنے تھا۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو انہیں اس دس لاکھ روپے کی تفصیل دی جائے تو معزز ممبر اسکی تفصیل لوکل گورنمنٹ سے ضرور پوچھیں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:- جناب والا! یہ تو کاغذی کارروائی تھی جس پر دس لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں اگر یہ کبھی آبادی کا پراجیکٹ شروع ہوا تو میرے خیال میں اس کروڑوں روپے خرچ ہونگے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- میرے بھائی سیف اللہ پراچہ صاحب نے سب سے پہلے یہ وضاحت کی تھی کہ لوکل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہے باقی مزید وضاحت آپ اس ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کریں۔

پرنس محی الدین جان بلوچ:- جناب والا! سوال کے (ر) جزو میں آپ نے فرمایا ہے کہ وفاقی حکومت کے خرچ سے ۱۵۱۳ دیہاتوں کو جہاں گریڈ لائن موجود ہے وہاں مالی سال میں بجلی فراہم کی جائیگی۔ اب تک ایسے بہت سے دیہات ہیں جہاں انہیں کنکشن ملا۔ یا وہاں لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بجلی نہیں مل رہی ہے۔ جناب ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ پہلے تو انکی پیداوار بڑھائی جائے تاکہ لوڈ شیڈنگ ختم ہو۔ اور عوام کو سہولت ہو تکلیف نہ ہو چہ جائے کہ آپ مزید دیہاتوں کو بجلی فراہم کر رہے ہیں جس سے انکی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔ میرے خیال میں اس سے بہتر کیا یہ نہیں ہوگا کہ آپ پہلے ان دیہاتوں کی بجلی کی پیداوار پوری کریں جن کو آپ نے بجلی فراہم کی ہے۔؟ تاکہ انہیں صحیح طریقہ سے پوری بجلی ملے اس کے بعد آپ مزید دیہاتوں کو بجلی فراہم کریں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بجلی ہمارے لیئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اور

اس کی نہ صرف ہمیں بلکہ پورے بلوچستان کو کافی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی پیداوار پہلے بڑھائی جائے اور اس بات پر زور دیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ جناب اسپیکر پرائم منسٹر کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت ۱۹۹۰ء تک جو ٹارگیٹ دیا ہے اس کے مطابق ہر صوبے میں نوے فیصد دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائیگی۔ اسطرح ہمیں ایک ہزار گاؤں سالانہ بجلی دیہاتوں کو دیں تو پھر یہ ٹارگٹ مکمل ہو سکتا ہے۔ موجودہ سال میں تین سو پندرہ دیہات جو لیئے گئے ہیں وہ ناکافی ہیں۔ ہم ہر موقع پر اس مسئلہ کو وفاقی حکومت کے سامنے لائے ہیں۔ اب این ای سی کی میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں بھی اسکا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چیف منسٹر صاحب وفاقی حکومت جاتے ہیں یا وہاں میٹنگ ہوتی کیبنٹ میٹنگ ہوتی ہے یا چیف منسٹر صاحبان اکھٹے ہوتے ہیں تو ہمارے چیف منسٹر صاحب ہر موقع پر اس پوائنٹ سامنے لاتے ہیں۔ جناب والا! اگر ہم نے اس ٹارگٹ کو مکمل کرنا ہے تو ہمیں ایک ہزار گاؤں کا انتظام کیا جائے۔ اس موقع پر میں یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حال ہی میں منسٹری آف واٹر اینڈ پاور میں سیکرٹری پاور کو پی اینڈ ڈی کی طرف سے خصوصی طور پر ایک ڈی او لیٹر گیا ہے۔ جس میں ہم نے اس مسئلہ کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے۔

جہاں تک معزز ممبر کے سوال کا تعلق ہے سارے ملک میں لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ جب وہاں لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو حساب اور وقت کے مطابق ہمارے صوبے میں بھی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ اس کا حل تلاش کرنا ہوگا میرے خیال میں مرکزی حکومت اپنی پیداواری صلاحیتوں کو بڑھائے اور انہیں اس بات کا احساس بھی ہے۔ واپڈا حکومت پاکستان یعنی منسٹری آف واٹر اینڈ پاور اس سلسلہ میں اقدام کر رہی ہے کہ بجلی کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ تاکہ نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے ملک میں لوڈ شیڈنگ کم سے کم ہو جائے۔

ملک گل زمان کاسی:۔ جناب والا! بیراج میں کچھ آبادی کے ----------

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ میرے بھائی جب سے سوال کا جواب دیا جا رہا ہے۔ آپ جز(د) رج ا کو چیک نہ کریں کیونکہ اسکا تعلق لوکل گورنمنٹ سے ہے۔ اسکا جواب میاں سیف اللہ صاحب نہیں دے سکتے۔

ملک گل زمان خان کاسی:۔ تو پھر میاں سیف اللہ صاحب نے اسکا جواب کیوں دیا۔؟ اور آپ لوگ غیر متعلقہ منسٹروں کو کیوں سوال بھیجتے ہیں۔ یہ ذمہ داری آپکی ہے۔

ڈپٹی اسپیکر:۔ جب ممبران سوالات بھیجتے ہیں تو وہیں سے منسٹر صاحبان کو ایڈرس کرتے ہیں جب آپکی طرف سے منسٹر کو ایڈرس ہی غلط کیا جاتا ہے تو اسمیں ہمارا کیا قصور ہے۔

ملک گل زمان کاسی:۔ جناب والا! میں ۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جب اسپیکر بول رہا ہو تو آپ کو درمیان میں نہیں بولنا چاہیئے آپ تشریف رکھیں۔ جب ممبران اسمبلی اسمبلی سیکرٹریٹ کو سوال بھیجتے ہیں تو سیکرٹریٹ صرف اس سوال کو متعلقہ منسٹر کو ویسے ہی بھیج دیتا ہے۔ اب جو سوال میاں سیف اللہ صاحب کو بھیجا گیا اس کا انہوں نے جواب دے دیا اور اس پر یہ بھی وضاحت کی کہ یہ سوال لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔ اور مزید وضاحت کیلئے آپ لوکل گورنمنٹ سے سوال کر سکتے ہیں مجھے امید ہے کہ آپ اب بات سمجھ گئے ہونگے۔

میر محمد نصیر مینگل وزیر صنعت و حرفت:۔ جناب والا! جیسا کہ یہاں اس سوال پر کافی

بحث جاری ہے۔ اس سوال کے دو حصے ہیں ایک کا تعلق لوکل گورنمنٹ سے ہے اور دوسرے حصہ کا تعلق منصوبہ بندی سے ہے میاں سیف اللہ پراچہ صاحب نے تو اپنے حصے کا جواب دے دیا ہے باقی جو نشاندہی ہے وہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے وہ کر رہے ہیں۔ پہلے حصہ جس کا تعلق منصوبہ بندی سے ہے۔ اس کے وزیر صاحب تو جواب دے رہے ہیں۔ دوسرا حصہ لوکل گورنمنٹ کا ہے اس کے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں وہ آکر اسکا صحیح جواب دے سکتے ہیں اور اگر ممبران کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو متعلقہ وزیر صاحب کے پاس جاکر بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ جناب والا! جی ہاں جو سوال منصوبہ بندی متعلق پوچھنا ہو وہ مجھ سے پوچھیں ہیں اسکا جواب دونگا اور جو وقت پوچھیں میں حاضر ہوں اور اسکیمات کو عملی جامہ پہنانا لوکل گورنمنٹ کا کام ہے یہ ان سے پوچھیں۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ:۔ جناب والا! اس سوال سے متعلق میں بھی ایک ضمنی سوال کروں گا جب یہ اسکولوں کیلئے منصوبہ بندی کرتے ہیں تو ٹھیک کریں جب اسکول قائم کرتے ہیں تو ان کی حالت بہتر کریں۔ کئی اسکول قائم ہیں وہاں اساتذہ نہیں ہیں جس کی وجہ سے بچوں کو تعلیم کے حصول میں کافی تکلیف پیش آرہی ہے جہاں پہلے اسکول قائم ہیں آپ وہاں اسکول نہ بنائیں بلکہ پہلے والے اسکولوں کی حالت بہتر کریں اور جہاں اسکول کی ضرورت ہے وہاں کھول لیں غیر ضروری جگہ پر اسکول نہ کھولیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ یہ بڑی اچھی تجویز ہے اس پر محکمہ تعلیم ہی کاروائی کریگا محکمہ تعلیم بھی ایم پی اے صاحبان کی درخواست پر اسکول کھولتا ہے۔ جہاں اسکول

نہیں ہے وہاں پر اسکول کھولا جائے گا ۔ یہ ایم پی اے کا فرض ہے کہ جہاں اسکول نہیں وہاں پر وہ نئے اسکول قائم کرائیں ۔

پرنس یحیٰ جان بلوچ :۔ جناب والا! یہاں ایم پی اے صاحبان کو تو پوچھا نہیں جاتا ہے ۔ خصوصاً یہاں جو آزاد اور مخالفت میں دس گیارہ ممبر ہیں آپ انکے لئے تو کچھ نہیں کرتے ہیں صرف مسلم لیگ والوں کیلئے کرتے ہیں اگر ہم مسلم لیگ میں نہیں ہیں تو ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے ہمیں بالکل نظرانداز نہ کیا جائے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :۔ جناب والا! میں تو ضرور پوچھوں گا۔ میرے متعلق کوئی حکم ہے تو بتائیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ اس سوال پر کافی بحث ہوگئی ہے ۔ اب اگلا سوال دریافت کریں ۔

***۔ ۴۴۶ ۔ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

بلوچستان ہائی کورٹ بلڈنگ کی تعمیر کے لیئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے ۔ اور یہ بلڈنگ کب تک مکمل ہوگی ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔

۸۷ ، ۱۹۸۶ء میں بلوچستان ہائی کورٹ کی بلڈنگ کے لیئے ۵۰ لاکھ روپے کی رقم

مختص کی گئی ہے اس بلڈنگ کی تعمیر کا تخمینہ اندازاً مبلغ تین کروڑ روپے ہیں اور یہ بلڈنگ عرصہ ۲ سال میں یعنی مالی سال ۸۹/۱۹۸۸ء میں مکمل ہوگی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- (ضمنی سوال) جناب والا! ہائی کورٹ کی بلڈنگ کی تعمیر کیلئے صوبائی حکومت کتنا دے رہی ہے۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! یہ ہائی کورٹ ہمارے صوبے کی ہے ہم سے جتنا ہو سکا ہم دیتے رہیں گے۔

پرنس یحیٰ جان بلوچ:- جناب والا! یہاں تین کروڑ لکھا ہوا ہے۔اس کا پورا اندازہ ہونا چاہیے۔ اس کے لیئے پورے اعداد و شمار بتائے جائیں کہ کل کتنا پیسہ خرچ ہوگا یہ عوامی حکومت ہے۔ اس کا آپ کو پورا حساب دینا پڑے گا۔ اندازے سے کام نہیں چلے گا۔ بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے۔ اور اتنی بڑی رقم کیلئے بھی اندازہ بتایا جارہا ہے صحیح فگر بتائے جائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب اسپیکر! جب بھی کسی پراجیکٹ کے بارے میں منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اس میں پہلے اندازہ ہی ہوتا ہے کہ اتنا خرچ ہوگا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا! میرے ساتھی پرنس یحیٰ جان نے صحیح بات کی ہے۔ اسٹیمیٹس صحیح بنائے جائیں آپ موجودہ اسمبلی بلڈنگ کو دیکھیں اسکے

لیئے دس دفعہ اسٹیمٹس ریوائز کئے گئے ہیں ۔ اور اسکی تعمیر کے اخراجات کروڑوں روپے تک جا پہنچے ہیں اسی طرح ہائی کورٹ تین کروڑ سے شروع ہو کر نوے کروڑ تک نہ جا پہنچے یہ غریب صوبہ ہے اسکا خیال کیا جائے ۔

شیخ ظریف خان مندوخیل :- جناب والا! اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کام اسٹیمٹس سے زیادہ ہی خرچ ہو جاتا ہے ۔ اگر اخراجات صرف تین یا پانچ فی صد بڑھ جائیں تو یہ صحیح بات ہے اندازہ کم زیادہ ہو سکتا ہے ۔ مگر یہ دو سو سے لے کر پانچسو تک زیادہ لگا دیتے ہیں ۔ آپ بولان میڈیکل کالج کو دیکھیں ۔ ایم پی اے ہوسٹل اور موجودہ اسمبلی بلڈنگ کو دیکھیں اس پر کتنا زیادہ خرچ بڑھا دیا ہے ۔ ان اداروں کو ہدایت کیجائے کہ یہ جو اسٹیمٹس بنائیں وہ اس کے اندر رہیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- یہ کرنسی کی بات ہے ۔ کیونکہ آپ کی کرنسی میں ہر روز اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے ۔ اور اسمیں فرق آتا رہتا ہے اسمیں منصوبہ بندی والے کیا کریں خرچ تو بڑھتا گھٹتا رہتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال

***۷۴۴ ۔ میر عبدالکریم نوشیروانی** ۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) نیو کوئٹہ میں گندے پانی کی نکاسی کے لئے بچھائی گئی پائپ لائن پر کل کسقدر رقم خرچ کی گئی ہے ۔

نیز اس پائپ لائن کو بچھانے کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو دیا گیا تھا۔ اور اس پائپ لائن میں کونسی پائپ استعمال کی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پائپ لائن کا کام تسلی بخش نہیں ہے۔ اور عوام کے لیئے تکلیف کا باعث ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا حکومت اس پائپ لائن کو درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(الف) سٹیلائٹ ٹاؤن میں زیر زمین نکاسی آب کے لیئے بچھائی گئی پائپ لائن کی تخمیناً لاگت ۸۲ لاکھ روپے ہے جس میں سے تا حال ۴۹ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں بقیہ رقم دو عدد سیوریج پمپنگ ٹرک اور سٹیلنگ ٹینک کی تعمیر پر خرچ کئے جائیں گے اس امر کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ حکومت کی جانب سے صرف ۲۵ لاکھ روپے فراہم کئے گئے جبکہ بقایا کیو ڈی اے اپنے وسائل سے خرچ کریگا اس پائپ لائن کے بچھانے کے بچھانے کا ٹھیکہ میسرز رحیم کنسٹرکشن کمپنی اور شیخ عبدالسلام کو دیا گیا تھا پائپ لائنیں کو بچھانے کیلئے ۹ قطر تا ۴۸ قطر کے آر سی سی پائپ استعمال کیئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں مذکورہ پائپ لائنیں کو مورخہ ۸۷-۵-۱۲ کو جناب کمشنر کوئٹہ ڈویژن ڈائریکٹر جنرل کیو ڈی اے اور کیو ڈی اے کے متعلقہ انجنیئر صاحبان کی زیر نگرانی ٹیسٹ کیا گیا اور تسلی بخش طریقہ پر کام کر رہی ہے اس ضمن میں جناب کمشنر صاحب کیجانب سے ایک تعریفی خط بھی جاری کیا گیا ہے۔

(ج) اس کا جواب جزو (ب) میں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات:- جناب اسپیکر! اس سوال کے متعلق ایک وضاحت یہ بھی ہے کہ کمشنر صاحب کو موقع پر بلایا گیا ہے اسکی تعمیر کے بڑے کامیاب نتائج نکلے ہیں ۔ اور انہوں نے اس کیلئے تعریفی خط بھی لکھا ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ جب وہاں ایک فٹ پائپ ڈالنے کا اسٹیمیٹ تھا تو پھر چھ انچ کا پائپ کیوں ڈال گیا ہے اور آپ نے جو اس اسکیم پر پیسے خرچ کئے ہیں وہ بالکل ضائع ہوچکے ہیں کمشنر کے تعریفی خط کا تو کوئی جواز بھی نہیں ہے ۔ کمشنر تو اس اسکیم کیلئے متعلقہ فرد نہیں ہے ۔ وہ تو یہ بتا نہیں سکتا ہے کہ کام صحیح ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے ۔

میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پائپ بچھائے گئے ہیں وہ ایک فٹ کے یا چھ انچ کے ہیں ۔ مجھے اس کا جواب دیا جائے

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب اسپیکر! میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ پائپ ایک انچ کا ہے یا چھ انچ کا ہے ۔ ؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات:- جناب اسپیکر! اگرچہ اس میں جواب دینے کی گنجائش نہیں تھی تاہم اب انہوں نے پوچھا ہے اور جواب انکے سامنے ہے ۔ کہ مین لائین ۲۴ انچ قطر کی ہے ۔ جبکہ بعض سائیڈ لائینیں کم ہوتی جائیں گی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- انکا ضمنی سوال یہ ہے کہ اسوقت کتنے انچ کی پائپ بچھائی

گئی ہے۔ جبکہ آپنے کہا ہے کہ پانچ انچ قطر کی بھی ہے اور چوبیس انچ انچ کی بھی۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ جناب اسپیکر! مین لائین جو بچھائی گئی ہے اسکے ساتھ سائیڈ لائین بچھائی گئی ہے۔ ان دونوں کی تفصیل دیگئی ہے۔ باقی رقم ہے جو خرچ ہوگی ابھی تک سیپٹک ٹینک نہیں بنائے گئے اسکے علاوہ پمپنگ اسٹیشن قائم کرنا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جناب والا! مین لائین نہیں بچھائی گئی ٹھیکیدار نے صرف ایک فٹ کا اسٹیمیٹ دیا ہے اور چھ انچ کی لائین بچھائی ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ فضول ہے آپ جاکر دیکھیں یہ حکومت کا نقصان چاہتے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مسٹر کریم نوشیروانی صاحب! یہاں تو ایک فٹ کا کوئی ذکر نہیں ہے جواب میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ " پائیپ لائین بچھانے کیلئے ۶ انچ تا ۲۴ انچ قطر کے آسی سی پائپ استعمال کیئے گئے ہیں"۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! اسٹیمیٹ بیاسی لاکھ روپے کا ہے کاغذوں میں چار انچ اور بارہ انچ بھی لکھ سکتے ہیں جب کہ ایک فٹ اور چھ انچ پائپ ڈالا گیا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب والا! معزز ایم پی اے صاحب نے جو سوال پوچھیں۔ ہم اس کی تفصیل نہ صرف اسمبلی کے اندر بلکہ ایوان سے باہر بھی بتائیں گے۔ اور میں انکو خوش آمدید کہونگا۔ انکو کونسی معلومات درکار ہیں ہم پوری کوشش کریں گے ان کو مطمئن کرنے کی

حاجی شیخ ظریف خان مندوخیل :- جناب اسپیکر ! میں وزیر صاحبان سے کہونگا کہ وہ ایم پی اے صاحبان کو صحیح جواب دیں یہاں لکھا ہے کہ کمشنر صاحب نے تعریفی چھٹی لکھی ہے میرا خیال میں تعریفی چھٹی صرف انجینئر یا کنسلٹنٹ دے سکتے ہیں کمشنر صاحب اسکے ذمہ دار نہیں کیونکہ انکو انجینئرنگ کا تجربہ نہیں ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- میں وزیر موصوف سے پوچھونگا کہ یہ انچاس لاکھ روپے خرچ ہوا ہے خدا اس ملک پر رحم کرے اتنی رقم خرچ ہونے کا رزلٹ کیا نکلا ؟

ڈپٹی اسپیکر :- نوشیروانی صاحب آپ اصل اسٹیمنٹ لائیں جہاں جہاں غلط ہوا ہے ۔ اس کی انکوائری ہوگی اور انکو سزا ہوگی ۔ (تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلا سوال بھی میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے ۔

*** ۵۲۳ میر عبدالکریم نوشیروانی** :-

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے ۔ کہ بی ۔ ڈی ۔ اے کے کون کونسے پروجیکٹ ناکام ہوچکے ہیں اور ان کے ناکام ہونے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دیجائے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :-

بی ڈی اے کے اس وقت تک مندرجہ ذیل پراجیکٹس ناکام ہوچکے ہیں ۔

۱۔ خداداد گلاس فیکٹری ۔(انڈسٹریز لمیٹڈ)

فیکٹری شروع ہونے کا سال	= ۱۹۷۵-۷۶ء
فیکٹری بند ہونے کا سال	= ۱۹۷۹ء
کل تخمینہ لاگت	= ۴٫۲۰ ملین
نقصان	= ۳٫۸۱۲ ملین

۲۔ کوہاٹ ٹائل فیکٹری ۔

فیکٹری شروع ہونے کا سال	= ۱۹۷۴-۷۵ء
فیکٹری بند ہونے کا سال	= مختلف اوقات میں بند ہوتی اور چلتی رہی
کل تخمینہ لاگت	= ۰٫۸۱۵ ملین
کل نقصان	= ۱٫۰۰ ملین

۳۔ فلورائیٹ مائننگ پراجیکٹ ۔

پراجیکٹ شروع ہونے کی تاریخ	= ۱۹۷۸ء
بند ہونے کا سال	= فی الحال پراجیکٹ نقصان پر چل رہا ہے ۔
کل تخمینہ لاگت	= ۷٫۵۱ ملین
کل نقصان	= ۰٫۲۵ ملین

۴۔ آٹومیٹک برک پلانٹ

فیکٹری شروع ہونے کا سال	= ۱۹۷۹ء
فیکٹری بند ہونے کا سال	= فی الحال پراجیکٹ نقصان پر چل رہا ہے ۔
کل لاگت	= ۱۹٫۱۰ ملین
کل نقصان	= ۱۰٫۰۰ ملین

۵ / سٹون پراسیسنگ پلانٹ

پراجیکٹ تکمیل ہونے کا سال	=	۱۹۷۷ء
پراجیکٹ بند ہونے کا سال	=	۱۹۷۷ء
کل تخمینہ لاگت	=	۰/۶۸۱ ملین
کل نقصان	=	۰/۶۸۱ ملین

مندرجہ بالا پراجیکٹس کی ناکامی اور نقصان کی نظر ثانی کرتے وقت متعلقہ آفیسران بی ڈی اے جن کی نا اہلیت - غیر ذمہ داری اور خرد برد کی وجہ سے یہ نقصان ہوا انکو معطل کیا گیا ہے - اور ان کے خلاف محکمانہ کاروائی کیجارہی ہے - جب تک قانون کے مطابق اسکے خلاف کاروائی کیجائے گی - اور قانون کے مطابق انکے خلاف کاروائی کیجائے گی -

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- اسوقت جو بحث چل رہی ہے - اسکا جواب میں ہاں اور نہیں میں دینا چاہتا ہوں اس وقت ہماری انکوائیری چل رہی ہے جب انکوائری کا نتیجہ آجائیگا تو پھر آپ حکم دیں گے تو اس سے ایوان مطلع کر دیا جائیگا -

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب! صاف صاف بولنے کا شکریہ -

پرنس یحیٰ جان بلوچ - جہانتک بی ڈی اے کا سوال ہے میں جام صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جب سے بی ڈی اے قائم ہوا ہے یہ پہلی دفعہ ہے کہ جام صاحب کی حکومت ہے انکو بے نقاب کیا ہے اس محکمے کے جن لوگوں نے کروڑوں روپے کھائے ہیں انکے متعلق مفصل بتادیا گیا ہے - میں اس کیلئے جام صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے جرأت

سے کام لیا ہے انکو بے نقاب کیا ہے ۔ ہم سب یہاں عوامی نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ اس حکومت نے پہلی دفعہ ایکشن لیا ہے اور اس سے پبلک بھی خوش ہے ۔
(تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- جب کوئی مسئلہ کسی تحقیقاتی ادارے میں چل رہا ہو تو اس پر ایوان میں بحث نہیں کیجا سکتی ہے ۔ نہ تو اس کے متعلق کوئی تعریفی اور نہ اخلاقی باتیں کہی جاسکتی ہیں کیونکہ یہ بحث مقدمہ پر اثر انداز ہو سکتی ہے ۔

پرنس یحیٰ جان بلوچ - جناب والا ! کیا ہمیں یہ حق بھی نہیں ہے کہ کوئی شخص کروڑوں روپے کا غبن کرتا ہے اور یہ حکومت اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے ۔ تو ہمیں چاہیئے کہ انکے اچھے اقدام کی تعریف کریں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- ابھی الزام ہے اور پوری طرح جرم ثابت نہیں ہوا ہے جب جرم ثابت ہو جائے تو آپ پھر کچھ کہہ سکتے ہیں ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات - جناب اسپیکر ! یہاں یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ تقریباً ۳۰ ڈیڑھ لاکھ روپے کی پرانی مشینری والی بات بھی پچھلے سیشن کے دوران ہوئی اسکا ذکر آیا ۔ اور تقریباً پچاس لاکھ روپے سے زیادہ فلورائیٹ اسٹاک کم ہے یہ فگر نہ بھی اس کے اندر شامل ہیں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- جناب والا ! میں وزیر موصوف سے اتنا پوچھنا چاہتا ہوں

کہ اتنا نقصان جو ہوا ہے اسلئے انکو بچیں تاکہ مزید نقصان سے بچا جا سکے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب اسپیکر! انہوں نے یہ بالکل اچھا مشورہ دیا ہے اس پر غور ہوا ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ کہنا ضروری ہے افسوس کی بات ہے کہ جس مقصد کیلئے یہ بنایا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا میں نے ابھی پڑھکر جو سنایا ان شعبہ جات میں پرائیویٹ انڈسٹری بہ آسانی آسکتی تھی ۔ وہ اس کو منافع پر چلا سکتی تھی مثلاً فلورائیٹ مائننگ پراجیکٹ گلا فیکٹری ہے یا اسٹون پراسیسنگ پلانٹ ہے یا دیگر پراجیکٹس ہیں جنکا میں نے ذکر کیا ہے ۔ انکو چلانے کیلئے کوئی نہیں آنا چاہتا تھا اور پرائیویٹ ادارے کتراتے تھے کیونکہ ان کو چلانے کے لئے ٹیکنیکل مہارت کی ضرورت تھی اسی لئے ان کو چلانے کے لئے بی ڈی اے کا ادارہ قائم کیا گیا مثلاً نسائی گراؤنڈ واٹر سپلائی اسکیم ہے جسے بی ڈی اے والے چلا رہے ہیں اسکو پرائیویٹ سیکٹر نہیں چلا سکتا تھا ۔ اب ہم اس کا جواب نہیں دے سکتے مذکورہ پراجیکٹس کو چلانے کیلئے اگرچہ بی ڈی اے کو جنم دیا گیا تھا یہ کیوں ناکام ہوا ۔ تاہم اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس کی صفائی کریں اور وزیر اعلےٰ صاحب نے بی ڈی اے کے موجودہ چیئرمین کو یہ ٹاسک دیا ہے کہ اس کو کلین کریں اور وہ کر رہے ہیں ساتھ ہی وزیر اعلیٰ صاحب یہ حکم بھی دیا ہے کہ اگر اس سے سرمایہ بھی نکال لیں تو کیا ہے ۔ لہٰذا اس سلسلے میں بھی حکومت غور کر رہی ہے اور ہم مناسب کاروائی کریں گے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- شکریہ ۔

مسٹر ارجن داس بگٹی :- جناب والا! وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں وزیر موصوف

کے نوٹس میں بات لانا چاہتا ہوں ۔ جیساکہ انکا فرمانا ہے کہ بی ڈی اے ہماری نظروں میں تمام پراجیکٹس چلانے میں ناکام ہے ۔ اب تو وہی بات ہوئی کہ چڑیاں چگ گئیں اب خدا کیلئے اب اس وجہ کو پکڑیں کہ ناکامی کی وجہ کیا تھی ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات ۔ جناب والا! معزز رکن نے جو خدشہ ظاہر کیا ہے میں بھی انکے ساتھ متفق ہوں اور میرے جذبات بھی وہی ہیں ۔ مختلف پراجیکٹس ہیں مثلاً کوارٹرز سائیٹ سینڈ کا پراجیکٹ ہے یہ اپنا میٹریل اسٹیل مل کو دیتے ہیں اسیطرح فلورائیٹ ہے ۔ اسٹاف کی کمی ہے ۔ اب مشینری کا معاملہ بھی اس میں ٹھوک دیا گیا ہے ۔ اسکی تحقیقات کر رہے ہیں ۔ صرف یہ دو مدات نہیں تاہم فلورائیٹ میں منافع ہے مگر غبن اور ہیر پھیر کا معاملہ ہے جس کی وجہ سے نقصان ہو سکتا ہے ۔ لیکن مذکورہ دو پراجیکٹس میں نقصان نہیں ہوا ۔

پرنس یحیی جان بلوچ ۔ جناب اسپیکر! میری گذارش ہے کہ گذشتہ دو سال سے ہم بیٹھے ہوئے ہیں ۔ لیکن اس سے پہلے نہ ہمارا وقت تھا اور نہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں ۔ اس سے ہمارا تعلق نہیں ۔ جناب والا! ۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷ یا ۱۹۷۷ یا اس کے بعد کا معاملہ ہے تو اس کے لیئے آپ جنرل رحیم الدین سے پوچھیں کہ وہ کیوں بی ڈی اے کو لایا تھا ۔ وہ کیوں اتنا طاقتور تھا ۔ اس نے کیوں سب کو دبا کر رکھا تھا ۔ یہ تو ان سے پوچھیں باقی تین صوبوں میں وزارتیں تھیں لیکن یہاں نہیں تھی ۔ اگر پہلے مارشل لاُ تھا تو کیا ہوا ۔ اب تو مسلم لیگ کی بادشاہی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال نمبر ۵۲۴ ہے ۔

*۵۲۸ - میر عبدالکریم نوشیروانی -

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بی ڈی اے میں ڈائریکٹر فنانس تعینات نہیں کیا گیا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ۱۹۷۴ء ایکٹ کے تحت بی۔ڈی۔اے میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا رکھا جانا ضروری ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو محکمہ بی۔ڈی۔اے میں ڈائریکٹر فنانس اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۔

(الف) ۱۹۸۱ء کے بعد بی ڈی اے میں ڈائریکٹر فنانس کا تقرر نہیں کیا گیا ۔

(ب) بی ڈی اے ایکٹ ۱۹۷۴ء میں ایسی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ۔

(ج) جزو الف کا جواب اثبات میں ہے ۔ دراصل ڈائریکٹر فنانس کا تقرر محکمہ ملازمتہائے و عمومی نظم و نسق بلوچستان کرتا ہے ۔ گذشتہ سال جناب وکیل خان آفریدی (ریٹائرڈ کرنل) کو ڈائریکٹر فنانس مقرر کیا گیا تھا اس کے بعد حکومت نے یہ حکم منسوخ کر دیا ۔ جناب وکیل خان آفریدی اس وقت بی ڈی اے میں ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اور مائنز کے عہدہ پہ کام کر رہے ہیں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال

*۵۲۹ - مسٹر ارجن داس بگٹی ۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ بی ڈی اے میں جو آفیسر

گریڈ ۱۹ میں بھرتی ہوئے ہیں ۔ وہ کتنے عرصے میں گریڈ ۱۹ اور ۲۰ میں پہنچ گئے ۔ کیا یہ تمام آفیسر بلوچستان کے لوکل/ڈومیسائل ہیں یا کہ دوسرے صوبے سے آئے ہیں ۔ کل تفصیل دیجائے ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات ۔

آج تک ۴۳ آفیسران گریڈ ۱۶ میں بھرتی ہوئے ۔ ان میں سے صرف مندرجہ ذیل دو (۲) آفیسران گریڈ ۱۹ اور ۲۰ میں پہنچ گئے ۔

۱۔ مسٹر محمد فاروق (جنرل منیجر فنانس) (زیر معطلی)
گریڈ ۱۶ سے گریڈ ۲۰ میں پہنچنے کا عرصہ ۱۲ سال ۲۰ دن
ڈومیسائل کوئٹہ ڈسٹرکٹ ۔

۲۔ مسٹر منظور حسین شاہ ایڈیشنل جنرل منیجر
گریڈ ۱۶ سے ۲۰ تک پہنچنے کا عرصہ ۱۱ ½ سال
ڈومیسائل کوئٹہ ڈسٹرکٹ ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات ۔

جناب والا! اسکی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ بی ۔ ڈی اے ایک خودمختار ادارہ ہے ۔ انکے گریڈوں کا تقابل کرنا حکومت کے گریڈوں سے نامناسب ہے ۔ انکے گریڈوں کا تقابل نہیں ہوسکتا اور نہ انکے وہی گریڈ ہیں جو حکومت کے ہوتے ہیں یہ ایسے گریڈ ہیں جیسے پی آئی اے پی آئی ڈی سی وغیرہ کے گریڈ ہوتے ہیں ۔ ان گریڈوں میں اے بی سی ڈی کا فارمولا ہوتا ہے ۔ اس حساب سے یہ اشخاص انیس اور بیس گریڈ میں گئے ہیں ۔ مسٹر فاروق کو گریڈ نہیں ملا انہیں موواوور (MOVE OVER) کا فارمولا تھا ۔ یہ سسٹم صوبائی اور وفاقی اداروں میں بھی ہوتا ہے ۔ جب کوئی ملازم اپنے گریڈ میں سروس مکمل کرلیتا ہے تو پھر اسکے

بعد اس کو اگلا گریڈ موا، ورکی وجہ سے دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار ہمارے صوبائی حکومت میں ایجوکیشن ہیلتھ اور دوسرے اداروں میں بھی ہے۔ یہ کیس بھی موا ورکا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں انیس اور بیس گریڈ لکھا ہے۔ بہتر ہوتا ہے۔ کہ اسکے سامنے وہ موا ورلکھا جاتا۔ اور کیا یہ پرموشن رولز کے مطابق ہوتے ہیں۔ یا قواعد کے خلاف۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! جب گریڈ کی باتیں ہو رہی ہیں تو متعلقہ محکمہ اور اس کے گریڈ بات ہی کیجا سکتی ہے اور جب بی ڈی اے کے ملازمین کیبات ہورہی تو انہی کی گریڈ کی بات ہو سکتی ہے۔ جہاں تک رولز کا تعلق ہے۔ میرے پاس اسوقت بی ڈی اے کے رولز موجود ہے۔ میں آپ کے سامنے انہیں پڑھتا ہوں اسطرح میرے معزز رکن کو معلوم ہوجائے گا کہ رولز میں کیا ہے۔ جناب والا! میں رولز پڑھ دیتا ہوں۔

پرنس یحیٰ جان:- جناب والا! ہمارے پاس پہلے ہی وقت کم ہے ہوتا ہے۔ آپ نے انگریزی میں لمبی چوڑی تقریر کرڈالی براہ مہربانی اسکا اردو ترجمہ بھی کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو اور ہم سمجھ جائیں کہ آپ نے کیا بات کی میرے خیال میں زیادہ تر لوگ میری اس بات سے اتفاق کریں گے۔ آپ انگریزی بولتے رہے اور ہم سر ہلاتے رہے ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ کیا ہو رہا ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! آپ کہتے ہیں تو میں اسکا

ترجمہ کر دیتا ہوں اور اگر آپ فرمائیں تو اس کا ترجمہ آپکو بعد میں مہیا بھی کر دیا جائے گا۔ بہرحال آپ کی خدمت میں اس کا ترجمہ بھی کر دیتا ہوں ۔

۱) وقتاً فوقتاً حکومت کے دئے گئے احکامات کے تحت اتھارٹی اپنے متعین کردہ شرائط کار کے مطابق عمومی یا خصوصی حالات میں اپنے آفیسر ماہرین مشیر صلاح کار (کنسلنٹ) اور ملازمین کا تقرر کر سکتی ہے ۔ تاکہ وہ اپنے معاملات اور کام کو بہ طریق احسن نمٹا سکے ۔

۲) اتھارٹی ایسے آفیسروں ماہرین مشیروں صلاح کاروں ملازمین اور دیگر افراد کو تعینات کر سکتی ہے جنہیں حکومت کی طرف سے تبدیل کیا گیا ہو ۔ اور شرائط و ضوابط کے تحت جنکا تعین حکومت نے کیا ہو ۔

۳) اشد ضرورت کے تحت بھی چیئرمین ایسے آفیسروں ماہرین مشیروں صلاح کاروں اور دیگر ملازمین کا تقرر کر سکتا ہے جن کی تعیناتی وہ صحیح تصور کرتا ہو بشرطیکہ بورڈ کو ایسی تقرری، تعیناتی کی رپورٹ بلا کسی غیر ضروری تاخیر کے مذکورہ ذیلی سیکشن کے تحت کیجائے گی ۔ اور یہ تقرری بورڈ کی منظوری حاصل کئے بغیر چھ ماہ کی مدت سے زائد نہ ہوگی ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال ۔

***۵۳۰ ۔ مسٹر ارجن داس بگٹی ۔**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر محمد امین فاروقی جنرل منیجر بی ڈی اے کو شروع میں کروم پراجیکٹ کیلئے تین سال کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو یہ بتایا جائے کہ تین سال گزرنے کے بعد اس آفیسر کو ریگولر کیا گیا یا نہیں نیز مذکورہ آفیسر کو بنیادی تعلیم کے مطابق گریڈ دیا گیا ہے ۔ مکمل تفصیل دی جائے ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات :۔

(الف) یہ درست نہیں کہ مسٹر محمد امین فاروقی کو کرم پراجیکٹ کے لئے ۳ سال کیلئے بھرتی کیا گیا تھا ۔

(ب) آفیسر مذکورہ کا آرڈر نمبر بی ڈی اے/ایڈمن/۲۵ ۔ ۲/۹/۷ ۔ ۵ ۷ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۷۵ء کو پراجیکٹ ڈائریکٹر مائننگ ۔ منرلز اور بلڈنگ انڈسٹریز بی ڈی اے نے عرصہ تین سال کے لئے گریڈ ۲۲ میں بھرتی کیا گیا ۔ اس آرڈر میں محکمہ کی طرف سے صرف یہ شرط رکھی گئی تھی کہ کرم پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد آفیسر مذکورہ کو زیادہ مالی مراعات دی جائیں گی ۔ لہذا جزو الف کا جواب اثبات میں نہیں ۔

آفیسر مذکور کو مورخہ ۶ ۔ ۵ ۔ ۷۲ کو محکمہ کی طرف سے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے ریگولر کر دیا گیا تھا ۔

آفیسر مذکور کو بنیادی تعلیم سے زیادہ گریڈ دیا گیا ہے ۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات :۔

جناب والا ! اس سوال کے جواب میں ایک وضاحت پیش کر دوں کہ یہ چیز بی ڈی اے کے قوائد میں نہیں ہے ۔ تعلیم سے زیادہ گریڈ دیا گیا ہے ۔ اور ہمارے اٹانومس باڈی کے رول میں اسکی وضاحت نہیں ہے ۔ مگر انکو گریڈ دیا گیا ہے ۔ جواب میں یہ بھی یہ بتایا گیا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اگلا سوال۔

*۱۳۱۵۔ مسٹر ارجن داس بگٹی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا درست ہے کہ مسٹر نسیم احمد جنرل منیجر بی ڈی اے جو عام جیالوجسٹ ہے اسکو کب گریڈ ۱۷ میں بھرتی کیا گیا اور کب گریڈ ۲۰ میں ترقی دی گئی اور کس پروجیکٹ کے لیئے بھرتی کیا گیا تھا مکمل تفصیل دی جائے۔

(ب) مسٹر نسیم احمد جنرل منیجر کو بی ڈی اے نے انڈسٹریز چلانے کے لیئے کونسے پروجیکٹ دیئے انکے نام وغیرہ کی مکمل تفصیل دیجائے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سب کے سب پروجیکٹ ناکام ہوگئے ہیں جس سے بلوچستان کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا؟

(د) اگر جزو ب، و ج کا جواب اثبات میں ہے تو ان پروجیکٹ کی ناکامی کی کیا وجوہات ہیں۔

(ر) کیا مسٹر نسیم احمد بلوچستان کے ڈومیسائل ہیں اگر یہ بلوچستان کے ڈومیسائل ہیں تو انہوں نے کب ڈومیسائل حاصل کیا تفصیل دیکائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

(ا) یہ درست نہیں ہے کہ مسٹر نسیم احمد جنرل منیجر کو گریڈ ۱۷ میں بھرتی کیا گیا تھا۔ بلکہ انکو گریڈ ۱۹ میں ۷۷۔۳۔۳ کو بھرتی کیا گیا تھا۔ اسکو دسمبر ۱۹۸۴ء کو گریڈ ۲۰ میں (MOVE OVER) دے دیا گیا۔

(ب) مسٹر نسیم احمد کو انڈسٹریز چلانے کے لئے مندرجہ ذیل پراجیکٹ دیئے گئے۔

۱۔ آٹومیٹک برک پلانٹ ۲۔ بلڈنگ سٹون پراجیکٹ

۳۔ گلاس فیکٹری ۴۔ سٹون پراسیسنگ پلانٹ

۵۔ سلفر ریفائننگ پلانٹ ۶۔ ٹائل فیکٹری

(ج) یہ درست ہے کہ مسٹر نسیم احمد نے انڈسٹریز کے جو پراجیکٹ چلائے ہیں وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اور اس وجہ سے محکمہ کو کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

(د) متعلقہ آفیسران کو معطل کیا گیا ہے۔ تحقیقات محکمانہ طور جاری ہیں۔

(ر) دفتری ریکارڈ میں بھرتی کے وقت سے لیکر آج تک مسٹر نسیم احمد نے کوئی ڈومیسائل جمع نہیں کرایا۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ مسٹر نسیم احمد کو چھ پراجیکٹ چلانے کے لیئے دیئے گئے ہیں جب وہ ایک پراجیکٹ چلانے کے قابل نہیں تھا تو اسکو چھ کیوں دئے گئے۔؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ چونکہ وقت کم ہے لہذا جواب مختصر دیں۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات:۔ جناب والا! یہ جو پراجیکٹ دیئے گئے ہیں یا تعیناتی کی گئی ہے پہلے کی ہے موجودہ حکومت کی نہیں ہے۔ یہ تو پہلے سے ہیں موجودہ حکومت جواب اس کا نہیں دے سکتی ہے۔ اور موجودہ حکومت تو یہ دیکھ رہی ہے۔ کہ اسکو کیسے روکا جائے اور ہم روکنے کیلئے یہ اقدام کر رہے ہیں۔ اگر انکے خلاف الزامات صحیح ثابت ہوگئے تو یہ

حکومت انکے خلاف کارروائی کریگی۔

میر ذولفقار علی مگسی:- جناب والا! جب انکو بھرتی کیا گیا تھا تو کیا انسے کوئی ڈومیسائل طلب کیا گیا تھا۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! میں نے بتایا ہے کہ اس کو ۱۹۷۵ء میں بھرتی کیا گیا تھا۔ انکے لیئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ان سے ڈومی سائل طلب کیا جائے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:- جناب والا! جب یہ پچھلے دنوں ان افراد کے متعلق کارروائی ہوئی ہے اور کہا گیا ہے کہ رولز نہیں بنے ہیں۔ کب یہ رولز بنیں گے۔؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! انکی ملازمت کے قواعد ایس اینڈ جی اے ڈی نے منظور کرنا ہیں اور یہ قواعد آرڈیننس میں نہیں ہیں۔ آپ صحیح بول رہے ہیں۔ اسکے متعلق آرڈیننس موجود ہے۔ اور اس میں یہ قباحت نہیں ہے کسی دوسرے صوبے کی آدمی کو تعینات کیا گیا ہے اور جن رولز کے متعلق کا میں نے ذکر کیا ہے وہ تادیبی کارروائی کے متعلق تھا اب یہ دیکھنا ہے کہ انکے خلاف کیسے ایکشن لیا جائے۔ وہ رولز موجود نہیں ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب والا! اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی اس محکمے میں ملازمت حاصل کرنا چاہیے اس پر ڈومیسائل کی پابندی نہیں ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! میں تو قانون دان نہیں ہوں یہ رولز میں نے نہیں بنائے۔ مگر پہلے سے موجود آرڈی ننس میں اس کا ذکر نہیں ہے کہ ضرور اس محکمے میں جو بھرتی ہو اس سے لوکل سرٹیفکٹ یا ڈومیسائل مانگا جائے اگر اس میں کو ترمیم ضروری ہوئی تو یہ ہاؤس ترمیم کر سکتا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی:- جناب اسپیکر! میں ٹائم کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے آپکے توسط سے صرف ایک سوال وزیر صاحب سے کروں گا کہ بی ڈی اے کے جتنے بھی پراجیکٹ ہماری نظر سے گزرے ہیں وہ ناکام ہو گئے ہیں کیا کوئی کامیاب پراجیکٹ بھی ہے اب تو یہ ناکام ہو گئے ہیں۔ اور اب چڑیاں چگ گیئں کھیت والی بات ہے۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ ان پراجیکٹ کیسے بچا سکتے ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جو خدشہ ہمارے وزیر صاحب نے ظاہر کیا ہے۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ ان منصوبوں کو کامیاب کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلا سوال میر فتح علی عمرانی صاحب کا ہے۔

*** ۱۴۵- میر فتح علی خان عمرانی-**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ترقیاتی فنڈ غیر ترقیاتی مد میں خرچ کرنے کی اجازت ہے۔

(ب) اگر (جزو الف) کا جواب اثبات میں ہے تو میرواہ کے رورل ہیلتھ سنٹر جو کہ ایم پی اے

فنڈز سے زیر تکمیل ہے اس کیلئے دو لاکھ سترہ ہزار روپے کی رقم تنخواہوں کی مد میں ترقیات کے فنڈز سے کیوں رکھی گئی ہے ۔ تفصیل دیجائے ۔

(ج) کیا حکومت اپنے تعمیر شدہ ہسپتالوں کیلئے سالانہ دس کروڑ سے چودہ کروڑ روپے کی ادویات نہیں خریدتا ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ایم پی اے فنڈز سے اس مخصوص مد کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم کیوں خرچ کیگئی ہے ۔

(ر) کیا حکومت غیر ترقیاتی مدمیں ترقیاتی رقوم تعمیر ہسپتالوں کیلئے ضروری سامان (EQUIPMENTS) نہیں خریدتی ۔ اگر خریدتی ہے تو ترقیاتی مد میں میری رقوم میں سے ایک لاکھ روپے کی رقم کیوں مخصوص کیگئی ہے ۔

(س) کیا ایک رورل ہیلتھ سنٹر جو بیس لاکھ روپے کی لاگت سے نیسپاک (NES-PAK) کے منظور شدہ ڈیزائین کے نہیں بنتا جب کہ میں نے اپنے پچھلے سال میں ترقیاتی پروگرام میں بیس لاکھ روپے رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ کی تعمیر کیلئے مختص کئے تھے اور باقی چار لاکھ کی رقم ۸۸۔۱۹۸۷ء کے بجٹ میں مختص کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ہسپتال کی عمارت صرف ساڑھے بارہ لاکھ روپے سے تعمیر ہو چکی ہے اور باقی رقم محکمہ نے اپنی مرضی کے مطابق خرچ کی ہے ۔

(ش) اگر جزو (س) جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ منصوبہ بندی سے اس تعمیر کی پیشگی منظوری لی ہے ۔ مکمل تفصیل دیجائے ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :-

(الف) اس سوال کا تعلق محکمہ صحت سے ہے ۔ محکمہ صحت سے رجوع کیا گیا ہے ۔

ترقیاتی فنڈ غیر ترقیاتی مد میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ کے سٹاف کی تنخواہ کے مد میں دو لاکھ سترہ روپے رکھے گئے تھے۔ دوران سال ۸۴-۱۹۸۵ء میں ایم پی اے ریر فتح علی خان عمرانی صاحب نے رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ کی توسیع و تعمیر کیلئے مبلغ ۲۰ لاکھ روپے مختص کئے تھے۔ محکمہ تعمیرات نے بارہ لاکھ تینتیس ہزار ۱۲،۳۳،۰۰۰/- کی لاگت سے اسی عمارت کی تعمیر کا کام مکمل کیا باقی رقم یعنی چار لاکھ ستاسٹھ ہزار ۴،۶۷،۰۰۰/- کی رقم جو کہ تعمیراتی کام سے زائد تھی) ڈیپارٹمنٹل میٹنگ کے فیصلے کے تحت اسطرح تقسیم کر دی گئی۔

۱/ اسٹاف کی تنخواہ کی مد میں	دو لاکھ سترہ ہزار روپے
۲/ ادویات کیلئے	ایک لاکھ پچاس ہزار روپے
۳/ ضروری سامان و آلات وغیرہ کیلئے	ایک لاکھ روپے

(کل رقم چار لاکھ ستاسٹھ ہزار روپے)

چونکہ یہ بات ایم پی اے صاحب کے علم میں نہیں تھی۔ لیکن بعد میں اس کی نشاندہی کر دی گئی اور ایم پی اے صاحب کے علم میں یہ بات لائی گئی۔ چونکہ یہ ایک غلطی تھی اس لئے وہ رقم بعد میں واپس لے لی گئی جو اسوقت بھی محکمہ صحت کے پاس موجود ہے۔ اور اس رقم سے یعنی چار لاکھ ستاسٹھ ہزار روپے کی رقم سے ایم پی اے صاحب کے مشورے سے رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ پر مزید تعمیراتی کام کیا جائے گا۔

(ج) ادویات کی خریداری کے لیئے ہر سال مختلف فنڈ دیئے جاتے ہیں پچھلے سال ادویات کی خریداری کے لیئے آٹھ کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔ لیکن اس سال ادویات کی خریداری کیلئے آٹھ کروڑ اسی لاکھ، سات ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ حکومت اپنے تعمیر شدہ ہسپتالوں کیلئے اس سال آٹھ کروڑ اسی لاکھ سات ہزار روپے کی ادویات خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) جزو (ہ) تا (س) کا جواب جزو (ب) میں دیا گیا ہے۔

(ش) محکمہ منصوبہ بندی سے تعمیر کی پیشگی منظوری کا لینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ انکے علم میں بھی یہ بات ہو۔ اور وہ اپنا ریکارڈ رکھ سکیں۔

مزید معلومات کیلئے جناب معزز ایم پی اے صاحب سے درخواست ہے کہ براہ راست محکمہ صحت سے رجوع فرمائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ جناب والا! جس دن محکمہ صحت کے جوابات کی باری تھی تو یہ سوال آیا تھا مگر اس دن معزز ممبران کے خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جی نہیں میں جواب نہ دیا کریں۔ میں نے محکمہ صحت کے تعاون سے اسکا جواب دے دیا ہے تاہم میرے خیال میں یہ جواب دو دن پہلے ایوان میں آگیا تھا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ کسی معزز رکن نے اگر اس بارے میں کوئی ضمنی سوال کرنا ہو تو کریں۔ سب حضرات کے پاس جواب موجود ہے۔ اقبال کھوسہ صاحب ضمنی سوال کرینگے؟

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:۔ جناب والا! میں تو ضمنی سوال کرلوں گا لیکن ایوان کو بھی تو معلوم ہونا چاہیئے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جواب سب کے پاس موجود ہے۔ آپ کو پڑھ لینا چاہیئے تھا۔ اب یہ شربت تو نہیں کہ حل کرکے سب کو دیا جائے۔

میر عبدالنبی جمالی۔ (وزیر مال) جناب اسپیکر! سولہ تاریخ کو سوال نمبر ۵۲۵ کے جواب مجھ سے پوچھا گیا تھا۔ چونکہ وقت کم تھا اس لئے اس کا تفصیل جواب نہیں دیا جاسکتا تھا جناب والا۔ ایوان میں سب سے ممبر صاحبان کے سامنے موجود ہے۔ اگر کوئی معزز رکن ضمنی سوال کرنا چاہیں تو میں جواب دینے کیلئے حاضر ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ عبدالکریم نوشیروانی صاحب! آپکے سوال نمبر ۵۲۵ کا جواب آپکے سامنے موجود ہے اگر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں تو کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب اسپیکر! میں چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف سارا جواب تفصیل سے ایوان میں پڑھ دیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ وقفہ سوالات ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے، گھڑی بھی آپکے سامنے ہے۔ لہذا آپ اگر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھیں۔

(مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۷ء کے اجلاس میں دریافت کیے جانے والے میر عبدالکریم نوشیروانی کے نشان زدہ سوال نمبر ۵۲۵ کا جواب میر عبدالنبی جمالی نے ایوان میں پیش کیا)

وزیر مال:۔

(الف) بلوچستان نائب تحصیلداری سروس رولز ۱۹۸۰ء کے مطابق نائب تحصیلداروں کی بھرتی ضلعی سطح پر نہیں بلکہ ڈویژن کی سطح پر کیجاتی ہے۔ سال ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۷ء تک ۷ سرمائے

تحصیل دار بھرتی کیئے گئے ہیں۔ جن کی موجودہ تعیناتی کی تفصیل منسلک ہے۔

اسوقت نائب تحصیلداروں کی دو آسامیاں ژوب ڈویژن اور چار آسامیاں قلات ڈویژن میں خالی ہیں۔ جو پہلے کے بھرتی شدہ نائب تحصیلداروں کے تبادلہ کے ذریعہ پر کی جارہی ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا قواعد کے مطابق پٹواری نائب تحصیلدار کے عہدہ پر ترقی پانے کا اہل نہیں ہے۔ پٹواری کی ترقی بطور قانونگو کی جا سکتی ہے۔ نائب تحصیلدار سروس رولز ۱۹۸۰ کے تحت صرف قانون گو اور محاسب جن کی سروس بالترتیب پانچ سال اور تین سال ہو کو بطور نائب تحصیلدار ترقی دی جا سکتی ہے۔ ان قواعد کے تحت سال ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۷ تک تین قانون گو کو بطور نائب تحصیلدار ترقی دی گئی۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈویژن	ترقی شدہ قانون گو کی تعداد	موجودہ تعیناتی ضلع
۱۔	کوئٹہ	ایک	کوئٹہ
۲۔	قلات	ایک	قلات سٹلمنٹ
۳۔	سبی	ایک	ڈیرہ بگٹی ایجنسی

تفصیل بھرتی شدہ نائب تحصیلدار

از سال ۱۹۸۵ تا سال ۱۹۸۷ء

موجودہ تعیناتی ڈویژن وار

نمبر شمار	نام	ضلعی سکونت	موجودہ ضلع تعیناتی
	I کوئٹہ ڈویژن		
۱۔	عابد حسین	کوئٹہ	نائب تحصیلدار کیو۔ ڈی۔ اے۔ کوئٹہ
۲۔	محمد محسن	〃	〃 〃 عشرہ زکوۃ حب لسبیلہ
۳۔	امیر جان	〃	〃 〃 چاغی
۴۔	خالقداد	〃	〃 〃 پنجپائی ضلع کوئٹہ
۵۔	طارق حسین	〃	〃 〃 عشرہ وزکوۃ کاریزات ضلع پشین
۶۔	ذوالفقار علی	ژوب	〃 〃 〃 〃 برشور ضلع پشین
۷۔	منظور حسین	کوئٹہ	〃 〃 ریزرو کوئٹہ۔
	II قلات ڈویژن۔		
۱۔	محمد عمر	خضدار	نائب تحصیلدار زکوۃ عشرہ اوارن ضلع خضدار
۲۔	محبوب علی	〃	〃 〃 〃 〃 چاہو 〃 〃
۳۔	جمال شاہ	〃	〃 〃 〃 〃 زہری 〃 〃

۴ ۔ محمد اعظم	″	″ ″ ″ ″ ″ وڈھ ″ ″
۵ ۔ عبدالخالق	لسبیلہ	″ ″ ″ ″ لاکھڑا ″ لسبیلہ
۶ ۔ عبدالجلیل	″	″ ″ ″ ″ دریجی ″ ″
۷ ۔ رسول بخش	″	″ ″ زیر تربیت سٹلمنٹ قلات
۸ ۔ عبدالعزیز	خضدار	″ ″ زکوٰۃ وعشرہ لیاری ضلع لسبیلہ
۹ ۔ عبدالعید	قلات	″ ″ کھڈکوچہ ضلع قلات
۱۰ ۔ نثار احمد	″	″ ″ زکوٰۃ وعشرہ دشت ضلع قلات
۱۱ ۔ مشتاق احمد	خاران	″ ″ ″ ″ ورشک ضلع خاران
۱۲ ۔ عطاء اللہ	چاغی	″ ″ سٹلمنٹ قلات
۱۳ ۔ محمد اکبر	کوئٹہ	″ ″ زیر تربیت سٹلمنٹ قلات

III ۔ سبی ڈویژن ۔

۱ ۔ خادم حسین	نصیر آباد	″ ″ زکوٰۃ وعشرہ سبی
۲ ۔ مراد محمد	کوہلو	″ ″ ″ ″ ڈیرہ بگٹی ایجنسی
۳ محمد منصور	لورالائی	″ ″ ″ ″ ″
۴ ۔ کریم بخش	سبی	نائب تحصیلدار کاہان کوہلو ایجنسی
۵ ۔ محمد نواز	کچھی	″ ″ پیرکوہ ڈیرہ بگٹی ایجنسی
۶ ۔ احمد یار	کوہلو	″ ″ لیویز ریزرو سبی
۷ ۔ نور خان	سبی	″ ″ سوئی ۔ ڈیرہ بگٹی ایجنسی
۸ ۔ امان اللہ	زیارت	″ ″ زکوٰۃ عشرہ ہرنائی ۔ ضلع سبی

IV. نصیرآباڈویژن

۱۔	محمد خضر	سبی	〃	〃	زکوٰۃ عشرہ ڈیرہ مراد جمالی
۲۔	لیاقت علی	کچھی	〃	〃	لینڈریفارم جھٹ پٹ
۳۔	محمد اکبر	نصیرآباد	〃	〃	جھل مگسی ضلع کچھی

V. مکران ڈویژن

۱۔	حفیظ الرحمٰن	تربت	〃	〃	ضلع گوادر
۲۔	عبدالرحمٰن	〃	〃	〃	پنجگور ضلع پنجگور
۳۔	نصیر احمد نوشیروانی ۔	پنجگور	〃	〃	گوادر ضلع گوادر
۴۔	خلیل ابراہیم ۔	پنجگور	〃	〃	سٹلمنٹ تربت ضلع تربت
۵۔	نور محمد	تربت	〃	〃	〃 〃 〃
۶۔	منصور احمد	تربت	〃	〃	〃 〃 〃

میر عبدالکریم نوشیروانی :۔ (ضمنی سوال) جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قلات ڈویژن میں تیرہ نائب تحصیلدار تعینات کیے گئے کیا خاران کے مقدر میں صرف ایک ہی لکھا تھا؟ آپنے صرف ایک نائب تحصیلدار وہاں تعینات کیا۔ اسکا نام مسٹر مشتاق ہے۔ آپ مہربانی فرماکر ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کی تفصیل دیکھیں صرف ایک ہی تعینات کیا گیا ہے۔ (آواز۔ دو ہیں) جناب والا! اس وقت چار آسامیاں خالی ہیں۔ اسمیں سے دو ہی ہمیں دے دیں۔

وزیر مال:- جناب اسپیکر! یہ آسامیاں ڈویژنل سطح پر ہوتی ہیں جب کہ میرے دوست ڈسٹرکٹ سطح کی بات کرتے ہیں تاہم ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہر ضلع کو مطمئن کریں جب کوئی آسامی خالی ہوگی تو وہی پُر کی جائیگی ہم نے انکو کافی حق دیا ہوا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا! آپ دیکھیں تیرہ میں سے صرف ایک سٹر مشتاق ہے۔ قلات ڈویژن کے چار ڈسٹرکٹ ہیں چار میں سے تین تو خاران کو ملنے چاہیں۔ ورنہ کم از کم ایک تو ضرور ملنا چاہیئے۔ اور تیرہ میں سے صرف ایک ہمیں دیں تو یہ ناانصافی ہے۔

وزیر مال:- انشاءاللہ آسامی نکلے گی تو آپ کو دے دی جائیگی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- اس وقت آسامیاں ہیں۔ اگر انشاءاللہ والی بات ہے تو ہم ۱۹۹۰ تک انتظار کریں؟ چار خالی ہیں ان میں سے دو ہمیں دیدیں۔ یہ ہمارا حق ہے۔

وزیر مال:- جناب والا! یا تو آپ ضلعوں کی بات کریں یا پھر آبادی کی بنیاد پر بات کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا! ہم ضلع کی بنیاد پر بات کرتے ہیں قلات ڈویژن ہیں تیرہ ہیں تو کم از کم ہمیں دو آسامیاں تو دیں۔

وزیر مال:- جیسے ہی آسامی خالی ہوگی۔ انشاءاللہ آپکو مل جائے گی۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! مسٹر نصیر احمد نوشیروانی کو بھگورئیس تعینات کیا گیا ہے ۔ یہ کس طرح اسی طرح مسٹر محمد عفر جو سبی کے ہیں ان کو نصیر آباد میں تعینات کیا گیا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا! جب کوئی آسامی خالی ہوتی ہے اور جس کا حق ہوتا ہے ہم اسکو دیدیتے ہیں ۔جیسے آپکے پاورز ہیں اسی طرح میرے بھی پاورز ہیں اگر ایسی بات ہو تو کہہ سکتے ہیں کہ کرپشن ہے یا کچھ اور ہے ۔ لہٰذا اپنے پاورز استعمال کرنا کوئی بری بات نہیں ۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ :۔ جناب والا! کریم نوشیروانی صاحب نے کہا کہ تیرہ میں سے تین انکو دیدیئے ۔ انکو معلوم ہونا چاہیے کہ قلات ڈویژن کے نو اسمبلی ممبرز ہیں ان میں جام صاحب بھی شامل ہیں اگر انکو تین دے دیں تو اس طرح ستائیس درکار ہیں یہ کیسے ہوگا؟ انکو تین ملے تو یہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہوگی ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ہر تحصیل میں ہر ایک ایک ایم پی اے ہے ۔ لہٰذا ہر تحصیل کو ایک ایک آسامی دے دیں ۔ قلات میں سب ڈویژن ہیں جھاؤ سب ڈویژن کا ایک ایم پی اے ہے ۔ مگر خاران ایک ضلع ہے اگر آپ خاران کو جھاؤ کے برابر لائیں تو میرے خیال میں یہ انصاف نہیں ہے ۔

وزیر مال :۔ جناب والا! سوال یہ ہے کہ اگر آبادی کی بنیاد پر رکھیں تو پھر مینٹیس بھرسن ہوں اور سب ڈویژن کا اتنا ہی حق بنتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے لہٰذا جہاں آسامی خالی ہوتی

ہے۔ وہاں آدمی لگانے ہیں مثلاً نصیر آباد ڈویژن کو ہم نے صرف چار دیئے ہیں ایسے دیکھیں تو خاران کے ناانصافی نہیں ہے۔ خدانخواستہ میں ذاتی طور پر کسی سے ناانصافی نہیں کرنا چاہتا جیسے قلات والے، لسبیلہ والے ہمارے بھائی ہیں اسیطرح خاران والے بھی ہمارے ہیں۔ جناب والا! ایک مزید وضاحت آپکی اجازت سے یہ بھی کردوں کہ یہ نہیں کہ اگر کوئی امیدوار خاران سے نہیں آتا تو ہم کہاں سے لائیں گے۔ ہم یہ خیال ضرور کرتے ہیں کہ اسی ڈویژن کے آدمی کو ہم متعلقہ ڈویژن میں تعینات کرتے ہیں

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب غالباً کچھ کہنا چاہتے تھے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:۔ جناب والا! میرے خیال میں میرے معزز ساتھی کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ خاران کے آدمی لگائے جائیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔ جناب اسپیکر! جیساکہ کچی جان صاحب نے کہا کہ آپکا اتنا حق نہیں بنتا لیکن میں صرف ڈسٹرکٹ کے لحاظ سے مانگتا ہوں جب قلات ڈویژن میں ہمارا ضلع خاران ہے۔

جناب والا! ہمارے ڈویژن کے پانچ ایم پی اے صاحبان ہیں میں چاہتا ہوں کہ چار خالی آسامیوں میں سے اگر ہمیں ایک دے دیں تو میں انکا مشکور رہونگا۔

وزیر مال ۔ آپ ہمارے بھائی ہیں اگر ایسے امیدوار لائیں تو ہم کیوں نہیں دیں گے

حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی:۔ جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے کوئٹہ

ڈویژن کے بارے میں فرمایا ہے ۔ میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا حب لسبیلہ کوئٹہ ڈویژن کا حصہ ہے ؟

وزیر مال :- جناب والا! ہم نے کچھ افسر کوئٹہ سے لئے ہیں ۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کوئٹہ میں ہی ہوں ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی :- جناب یہاں تقرری کی بات ہو رہی تھی آپ ٹرانسفر کی بات کر رہے ہیں ۔

وزیر مال :- جناب والا! میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔ آج چونکہ کسی ممبر اسمبلی نے رخصت کی درخواست نہیں دی ہے ۔ لہذا وزیر خزانہ ضمنی مطالبات زر بابت سال ۸۷ - ۱۹۸۶ کے منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ایوان کی میز پر رکھیں گے ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! چونکہ وزیر خزانہ ایوان میں موجود نہیں ہیں لہذا میں ضمنی مطالبات زر بابت سال ۸۷ - ۱۹۸۶ء اور سالانہ مطالبات زر بابت سال ۸۸ - ۱۹۸۷ کے منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- ضمنی مطالبات زر ۸۷ - ۱۹۸۶ اور مطالبات زر سالانہ برائے ۸۸ - ۱۹۸۷ کے مصدقہ گوشوارے ایوان کی میز پر رکھے گئے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اب وزیر مال کوئٹہ حصول اراضی رہائشی و ترقیاتی اسکیمات کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۸۷ کی بابت اپنی پہلی تحریک پیش کریں گے۔

وزیر مال :- جناب والا ! میری گذارش ہے کہ پچھلی مرتبہ ہم نے اس سے متعلق اس اسمبلی میں قانون پاس کیا تھا۔ اسی وجہ سے ہم نے اس سلسلہ میں سیکرٹری لاء سے مشورہ کیا ہے تاکہ اس قانون میں کوئی فرق نہ پڑے۔ لہذا میری جناب سے گذارش ہے کہ ہمیں اس سلسلہ میں کچھ وقت دیں تاکہ ہم اس کے مختلف پہلوؤں پر غور وفکر کریں۔ اسکے بعد ہم اس مسودہ قانون کو اسمبلی کے سامنے پیش کریں گے۔ انشاء اللہ پھر اس میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

ڈپٹی اسپیکر :- کیا ایوان اس بل کو معطل کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

(مسودہ قانون کو معطل رکھنے کی اجازت دیگئی)

آپ کو سیکرٹری اسمبلی اس بارے میں بتادیں گے کہ آپ اس بل کو دوبارہ اسمبلی میں کس دن پیش کریں۔

وزیر مال :- شکریہ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- چونکہ اب اسمبلی کے سامنے مزید کوئی کام نہیں ہے۔ لہذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۷ء بوقت دس بجے صبح تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(قبل دوپہر گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۷ء تک کیلئے ملتوی ہوگیا)